ائمۂ اربعہ (اور دیگر علماء) نے تقلید سے منع فرمایا ہے

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ''و أما أقوال بعض الأئمة كالفقهاء الأربعة وغيرهم فليس حجة لازمة ولا اِجماعًا باتفاق المسلمين، بل قد ثبت عنهم - رضي الله عنهم - أنهم نهوا الناس عن تقليدهم ... ''

رہے بعض اماموں کے اقوال مثلاً فقہائے اربعہ وغیرہم تو مسلمانوں کے اتفاق سے یہ نہ لازمی دلیل ہیں اور نہ اجماع بلکہ ان (اماموں) سے اللہ راضی ہو، یہ ثابت ہے کہ انھوں نے لوگوں کو اپنی تقلید سے منع فرمایا تھا۔ (مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۲۰ ص ۱۰)

شیخ الاسلام کے اس قول کا مفہوم راقم الحروف نے ۲۰۰۰ء میں درج ذیل الفاظ میں بیان کیا تھا: ''یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں کما تقدم، (ص ۲۹ وفتاویٰ ابن تیمیہ ۲۰/ ۱۰، ۲۱۱) لہٰذا یہ ثابت ہوا کہ دیوبندی حضرات ان چاروں مجتہدین کے مخالف ہیں۔'' (امین اوکاڑوی کا تعاقب، مطبوعہ مئی ۲۰۰۵ء ص ۳۸)

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے بھی مقلدین کے اماموں سے تقلید کا منع کرنا نقل کیا ہے۔ دیکھئے اعلام الموقعین (ج ۲ ص ۲۲۸، ۲۰۰، ۲۰۷، ۲۱۱) بلکہ حافظ ابن القیم نے فرمایا: ''و إنما حدثت هذه البدعة في القرن الرابع المذموم على لسان رسول الله ﷺ''

اور (تقلید کی) یہ بدعت تو چوتھی صدی میں پیدا ہوئی ہے، جس کی ممانعت رسول اللہ ﷺ نے اپنی مبارک زبان سے فرمائی ہے۔ (اعلام الموقعین ج ۲ ص ۲۰۸ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

اگر کوئی کہے کہ حافظ ابن تیمیہ وغیرہ نے جھوٹ بولا ہے (!) تو عرض ہے کہ سرفراز خان صفدر دیوبندی نے لکھا ہے:

''اکثر اہل بدعت حافظ ابن تیمیہؒ اور حافظ ابن القیمؒ کی رفیع شان میں بہت ہی گستاخی کیا کرتے ہیں مگر حضرت ملا علی القاری الحنفیؒ ان کی تعریف ان الفاظ سے کرتے ہیں:

کانامن اکابر اهل السنة والجماعة ومن اولیاء هذه الامة (جمع الوسائل ج ا ص ۲۰۸ طبع مصر)

کہ حافظ ابن تیمیہؒ اور حافظ ابن القیم دونوں اہلِ سنت والجماعت کے اکابر میں اور اس اُمت کے اولیاء میں تھے۔

اور حافظ ابن القیم کی تعریف کرتے کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی المتوفی ۹۱۱ھ پھولے نہیں سماتے (بقیة الوعاة)'' (المنہاج الواضح یعنی راہِ سنت ص ۱۸۷)

اگر کوئی کہے کہ فلاں امام مثلاً خطیب بغدادی وغیرہ نے تقلید کو جائز قرار دیا ہے۔ !

تو اس کا جواب یہ ہے کہ انھوں نے لغوی تقلید (مثلاً جاہل کا عالم سے مسئلہ پوچھنا) جو کہ درحقیقت اصطلاحی تقلید نہیں ہے، کو جائز قرار دیا ہے جبکہ ائمہ اربعہ اور دیگر اماموں نے اصطلاحی تقلید (مثلاً آنکھیں بند کر کے، بغیر سوچے سمجھے اور بغیر دلیل کے ائمہ اربعہ میں سے صرف ایک امام کی تقلید) سے منع فرمایا ہے لہٰذا ان دونوں میں کوئی تعارض نہیں ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ایک دن قاضی ابو یوسف کو فرمایا: ''ویحك یا یعقوب ! لا تكتب كل ما تسمع مني فإني قد أرى الرأي اليوم و أتركه غدًا و أرى الرأي غدًا و أتركه بعد غدٍ'' اے یعقوب (ابو یوسف) تیری خرابی ہو، میری ہر بات نہ لکھا کر، میری آج ایک رائے ہوتی ہے اور کل بدل جاتی ہے۔ کل دوسری رائے ہوتی ہے تو پھر پرسوں وہ بھی بدل جاتی ہے۔ (تاریخ یحییٰ بن معین ج ۲ ص ۶۰۷ ت ۲۴۶۱ وسندہ صحیح، وتاریخ بغداد ۱۳/ ۴۲۴)

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''كل ماقلت ـ وكان عن النبي (ﷺ) خلاف قولي مما يصح فحديث النبي (ﷺ) أولى، ولا تقلدوني'' میری ہر بات جو نبی (ﷺ) کی صحیح حدیث کے خلاف ہو (چھوڑ دو) پس نبی (ﷺ) کی حدیث سب سے زیادہ بہتر ہے اور میری تقلید نہ کرو۔ (آداب الشافعی ومناقبہ لابن ابی حاتم ص ۵۱ وسندہ حسن)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: ''لا تقلد دينك أحدًا من هؤلاء'' إلخ اپنے دین میں، ان میں سے کسی ایک کی بھی تقلید نہ کر.... الخ (مسائل ابی داود ص ۲۷۷)

(۲۴/ اکتوبر ۲۰۰۸ء)